## الباب الرابع: في أحكام يكثر دورها.

### اضافت کے قواعد

مجرورات کو صرف ایک قسم میں شمار کیا ہے اور وہ مضاف الیہ ہے۔اور مضاف الیہ ہر وہ اسم ہے کہ اس کی طرف کسی چیز کی نسبت حرف جر کے ذریعے کی جائے۔ مضاف الیہ وہ اسم حقیقی یا اسم حکمی ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت کی گئی ہو، حرف جر کے واسطے۔اب حرف جر کے اعتبار مصنف دو قسمیں کرتے ہیں۔

**1- حرف جر لفظًا　　　2- حرف جر تقديرًا**

### حرف جر لفظًا:

خواہ وہ حرف جر لفظوں میں ہو۔لفظًا کی مثال (مَرَرْتُ بِزیدٍ) میں زید کے پاس سے گزرا

اس میں (مَرَرْتُ) فعل کی نسبت "باء" حرف جر کے ذریعے زید کی طرف ہوئی ہے۔ نحویوں کی اصطلاح میں اس کو جار مجرور کہتے ہیں۔

### حرف جر تقديرًا

یا وہ حرف جر تقدیری ہو یعنی اس کا اثر لفظوں میں باقی ہو۔ حرف جر تقدیرًا کی مثال (غلامُ زیدٍ) زید کا غلام

یہ اصل میں تھا (غلامٌ لِزیدٍ) زید کے لیے ایک غلام۔ یہاں بھی غلامٌ کی نسبت لام مقدرہ کے ذریعے زید کی طرف کی گئی ہے۔ لام کو حذف کرنے سے ایک تو غلامٌ سے تنوین ختم ہو جاتی ہے دوسرے غلام جب معرفہ کی طرف مضاف ہوا تو وہ بھی معرفہ بن گیا۔

اضافت سے پہلے معنی یوں تھے "غُلَامٌ لِزیدٍ" (زید کا ایک غلام) یعنی زید کا کوئی سا غلام بھی ہو سکتا ہے جبکہ اضافت کے بعد غُلَامُ زَیدٍ (زید کا غلام) کہنے سے زید کا ایک ہی خاص غلام مراد ہے۔ نحویوں کی اصطلاح میں اس کو "مضاف الیه" کہتے ہیں۔


www.lughatulquran.com　© copy rights reserved　Anjum gillani

## حرف جر تقدیری کے لئے شرائط کا بیان

وہ اضافت جو حرف جر تقدیری کے ساتھ ہو اس کے لئے دو شرطیں ہیں :

1. مضاف اسم حقیقی ہو؛ کیونکہ اضافت کے جو مقاصد ہیں یعنی تعریف، تخصیص اور تخفیف؛ یہ اسم حقیقی کے ساتھ خاص ہیں۔
2. دوسری شرط یہ ہے کہ وہ اسم جو مضاف بن رہا ہو تنوین سے خالی ہو۔ صاحب کتاب نے صرف تنوین کا ذکر فرمایا حالانکہ مضاف تو نون تثنیہ اور نون جمع سے بھی خالی ہوتا ہے لیکن ان دونوں کا ذکر نہیں فرمایا۔ یہ اس لئے کہ تنوین ان سب کی اصل ہے اور نونَین اس کی فرع ہے تو اصل کے ذکر سے فرع خود بخود اس کے ضمن میں آجاتا ہے۔

**سوال:** مضاف کا تنوین اور نونَین سے خالی ہونا کیوں ضروری ہے؟

**جواب:** اس لئے کہ یہ تینوں چیزیں اسم کے تمام ہونے کی دلالت کرتی ہیں اور اسم تام وہ ہوتا ہے جس کے آگے اضافت نہ ہو سکے یعنی وہ انفصال کو چاہتا ہے اور مضاف، مضاف الیہ اتصال کو چاہتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے لہذا اسم تام سے تنوین یا نونَین کو گرا کر اس کے تام ہونے کو ختم کریں گے تو ان دونوں کا جمع ہونا ممکن ہو جائے گا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ان دونوں کے جمع ہونے کو ممکن بنانے کے لئے نون تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع کا حذف کرنا واجب ہے۔

مضاف سے تنوین وغیرہ گرانے کا باعث یہی اضافت ہو جیسے

( غلامٌ سے غلامُ زید اور ضاربان سے ضاربا زید، اور ضاربون سے ضاربو زید)

لیکن وہ تنوین اور نونَین جو اضافت کے بجائے کسی اور وجہ سے گرائے گئے ہو تو وہ ہماری بحث میں شامل نہیں جیسے

( غلامٌ سے الغلام) کہہ کر اس کی اضافت نہیں کی جا سکتی مثلاً (الغلام زید) نہیں کہا جا سکتا؛ کیونکہ (الغلام) اگرچہ تنوین سے مجرد ہے لیکن اس کی تجرید کا باعث اضافت نہیں ہے بلکہ الف اور لام ہیں۔ اسی طرح ( ضاربٌ سے الضارب ) کہہ کر ( الضارب زید) نہیں کہا جا سکتا۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

## اضافت کی قسمیں اور ہر ایک کی وجہ تسمیہ

اضافت بتقدیر حرف جر معنوی بھی ہوتی ہے اور لفظی بھی اضافت تقدیری (یعنی وہ اضافت جو حرف جر کے تقدیر کے ساتھ ہوتی ہے اس) کی دو قسمیں ہیں۔

1. اضافت معنوية
2. اضافت لفظية

### اضافت معنوية

اضافت معنویہ وہ اضافت ہے جس میں مضاف ایسا صیغہ صفت نہ ہو یعنی مضاف ایسے صیغہ صفت کا غیر ہو جو اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ اس جگہ صیغہ صفت سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل ہیں اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول بہ ہیں، اس تعریف سے اضافت معنویہ کی تین صورتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

1. مضاف نہ صیغہ صفت ہو اور نہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ( غلامُ زیدٍ)۔
2. مضاف صفت کا صیغہ ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو مگر غیر معمول کی طرف مضاف ہو جیسے

(رَفِيقُ المدرسةِ) مدرسہ کا ساتھی

اس میں (رَفِيق )صیغہ صفت تو ہے مگر ( المدرسةِ) نہ تو فاعل ہے اور نہ مفعول بہ بلکہ ظرف اور مفعول فیہ ہے۔

3. مضاف صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے (ضَرْبُ زيدٍ) زید کو مارنا

یہاں ضَرْبُ صیغہ صفت نہیں بلکہ مصدر ہے اور اپنے معمول یعنی زیدٍ مفعول بہ کی طرف مضاف ہے

﴿ حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴾ [2:214]

یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھی اہل ایمان پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد (آخر) کب آئے گی؟ (اس وقت انہیں بشارت دی گئی کہ) ہاں اللہ کی مدد قریب ہے۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

یہاں نَصْرُ صیغہ صفت نہیں بلکہ مصدر ہے اور اپنے معمول یعنی اللّٰہِ فاعل کی طرف مضاف ہے لہذا جس اضافت میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں وہ اضافت معنویہ کہلائے گی۔

**اضافت معنویہ کی قسمیں :** اضافت معنویہ کی تین مندرجہ بالا صورتوں میں سے پہلی صورت (مضاف نہ صیغہ صفت ہو اور نہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو) کی تین قسمیں ہیں.

(۱) اضافت بمعنی اللام- (۲) اضافت بمعنی مِنْ (۳) اضافت بمعنی فِي-

1. **و هي إما بمعنى اللام** :اس کو اضافت لامیہ بھی کہتے ہیں،اضافت لامیہ وہ اضافت معنویہ ہے جس میں مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ اس کے لئے ظرف ہو جیسے (غلامُ زیدٍ) ( زید کا غلام) یہ لام حرف جر تقدیری کے ساتھ مضاف ہے؛کیونکہ اصل میں غُلَامٌ لِزَيدٍ (زید کا ایک غلام) تھا۔

یہاں مضاف الیہ یعنی(زیْدٌ ) مضاف یعنی(غلامٌ ) کی جنس سے بھی نہیں ہے اور اس کے لئے ظرف بھی نہیں۔ جنس سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مضاف الیہ کا اطلاق مضاف الیہ اور مضاف دونوں پر ہو سکے جیسے

(خَاتِمُ فِضَّةٍ) چاندی کی انگوٹھی

یہ(خاتم ) پر بھی صادق آتی ہے اور غیر خاتم پر بھی۔اسی طرح خَاتِم بھی فِضَّة اور غیر فِضَّة دونوں پر صادق آتی ہے کیونکہ انگوٹھی چاندی کی بھی ہوتی ہے اور غیر چاندی کی بھی۔

اسی طرح چاندی کی انگوٹھی بھی ہوتی ہے اور غیر انگوٹھی بھی۔ لیکن ( غلامُ زیدٍ) میں اس طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ زید کا اطلاق غلام پر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ آزاد ہے اور غلام آزاد نہیں ہے، نہ اس کے لئے ظرف ہے۔

﴿اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ﴾ [24:61]

کہ اپنے گھروں سے (کھانا) کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے، یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

﴿اُحِلَّتْ لَکُم بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ﴾ [5:1]

تمہارے لیے حلال کردیے گئے ہیں مویشی قسم کے تمام حیوانات۔

بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ( مویشی جانور) چوپائے جوانعام کی قسم) میں عام کی اضافت خاص کی جانب ہے اور اہل نحو کے نزدیک ایسی اضافت میں لام مقدر ہوتا ہے۔ بیضاوی اور صاحب کشاف کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اضافت بتقدیر من ہے حالانکہ اضافت بتقدیر من اس جگہ ہوتی ہے جہاں مضاف مضاف الیہ کی جنس سے ہو جیسے :(خَاتِمُ فِضَّۃٍ) چاندی کی انگوٹھی اور دونوں کے ہم جنس ہونے کا یہ معنی ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ میں سے ہر ایک دوسرے سے بعض اعتبار سے عام ہو خاتم فِضَّۃٍ سے عام ہے لوہے اور پیتل کی بھی انگوٹھی ہوتی ہے اور فضہ خاتم سے عام ہے چاندی کا دوسرا زیور بھی ہوتا ہے لیکن بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ میں بَہِیۡمَۃُ اگرچہ الۡاَنۡعَامِ سے عام ہے مگر الۡاَنۡعَامِ بَہِیۡمَۃُ سے عام نہیں ہے تمام الۡاَنۡعَامِ بَہِیۡمَۃُ ہی ہوتے ہیں) بہر حال دونوں تاویلوں کی صورتوں میں آیت کا مقصد ان چوپایوں کو حلال بنادینا ہے جو اہل جاہلیت نے اپنے لئے حرام قراردے دیئے تھے جیسے بحیرہ اور سائبہ۔ کلبی نے کہا بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ سے وہ جنگلی چوپائے مراد ہیں جو شہری چوپایوں کی طرح جگالی کرتے ہیں اور ان کے منہ میں نوکیلے دانت نہیں ہوتے جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ۔ اس وقت بَہِیۡمَۃ کی الۡاَنۡعَام کی طرف اضافت علاقہ ' مشابہت کی وجہ سے ہو گی جیسے :

لُجَیْنُ الماءِ (یعنی پگھلی ہوئی چاندی جو پانی کی طرح ہو پس بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ کا معنی ہوا وہ بَھَائِم جو اَنۡعَام کی طرح ہوتے ہیں)



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

2. و إما بمعنى من في جنس المضاف: اضافت بمعنی من وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو جیسے ( خاتم فضة) یہ من حرف جر تقدیری کے ساتھ مضاف ہے؛ کیونکہ اصل میں (خَاتِمٌ مِنْ فِضَّةٍ ) تھا۔اس کو اضافت منی اور اضافت بیانیة بھی کہتے ہیں۔

لبستُ ثوبَ قُطْنٍ میں نے کاٹن کالباس پہنا تھا اصل میں (ثوبَ مِنْ قُطْنٍ) تھا۔ ( کاٹن کی جنس سے لباس)

﴿ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ ﴾ [76:21]

ان کے اوپر لباس ہوں گے باریک سبز ریشم کے

اصل میں (ثِيَابُ مِنْ سُنْدُسٍ) تھا۔ (ریشم کی جنس سے لباس)

3. أو بمعنى "في"ظرفه: اضافت بمعنی (في) وہ اضافت ہے جس میں مضاف الیہ، مضاف کے لئے ظرف ہو خواہ ظرف زمان ہو یا مکان جیسے ( صلاةُ الليلِ/ ضَرْبُ اليومِ) یہ (في) حرف جر تقدیری کے ساتھ مضاف ہیں کیونکہ ان کا اصل ( صلاةٌ في الليل/ ضربٌ في اليومِ) تھا۔اس میں (لیل اور الیوم) مضاف الیہ(صلاۃْ اور ضَرْبٌ) کے لئے ظرف بن رہے ہیں۔اس کو اضافت ظرفية بھی کہتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ "بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

و هو قليل :اضافت معنوی کی اس تیسری قسم کا استعمال عرب حضرات کے ہاں بہت کم ہے اس لئے اکثر علماء نحو نے اس کو قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ اضافت بمعنی لام ہی قرار دیا ہے۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

1. غلامُ زيدٍ تقدیر اس کی یوں ہے غلامٌ لِزیدٍ

2. خاتمُ فضةٍ تقدیر اس کی یوں ہے خاتمٌ من فضةٍ

3. صلوۃُ اللیل تقدیر اس کی یوں ہے صلوۃٌ فِي اللیلِ

یعنی جب ملکیت ظاہر کرنی ہو تو "لام" اور جب مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو تو "مِنْ" اور جب ظرف یعنی مکان وزمان کا معنی ہو تو "في" لایا جائے گا۔

## اضافت معنویہ کا فائدہ: و تفید تعریفًا مع المعرفة و تخصیصًا مع النکرة:

اضافت معنویہ تعریف یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔

- اضافت معنویہ معرفہ کے ساتھ تعریف کا فائدہ دیتی ہے۔
- اور نکرہ کے ساتھ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔

اوراس کی شرط مضاف کا تعریف سے خالی ہونا ہے۔یعنی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو اضافت سے مضاف معرفہ بنے گا جیسے غلام زید (زید کا غلام) اور کتاب بکرٍ (بکر کی کتاب) میں غلامٌ اور کتابٌ دونوں نکرہ تھے لیکن جب اس کی اضافت زیْدٌ اور بکْر کی طرف کی گئی تو دونوں معرفہ بن گئے،اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو۔

تو اضافت کی وجہ سے مضاف میں تخصیص پیدا ہو جاتی ہے جیسے غلام رجلٍ (کسی آدمی کا غلام) اور کتاب امرأةٍ (کسی عورت کی کتاب) تخصیص کا مطلب یہ ہے کہ افراد میں نکرة محضة pure کی بہ نسبت کمی واقع ہو جاتی ہے۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani

## اضافت معنویہ وجہ تسمیہ:

اضافت معنویہ کو معنویہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ معنی کی طرف منسوب ہوتی ہے یعنی اس کی اضافت کی وجہ سے مضاف میں تعریف اور تخصیص پیدا ہوتی ہے یعنی اس کی اضافت اگر نکرہ کی طرف ہو تو مضاف کی تخصیص کا فائدہ دے گی جیسے (غُلَامُ رَجُلٍ)، اس اضافت نے غلام کے معنی میں تقلیل کا معنی پیدا کر کے (رجل) کے ساتھ کر دیا ہے لہذا اب یہ امرأة یعنی کسی عورت کے غلام کو شامل نہیں ہو گا۔ غُلَامُ رَجُلٍ "مرد کا غلام یعنی عورت کا غلام نہیں ہے۔

اور اگر اس کی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو مضاف کی تعریف کا فائدہ دے گی یعنی مضاف کو بھی معرفہ بنا دیتی ہے جیسے (غلام زید)، لہذا اس غلام کا مصداق صرف زید کا غلام ہو گا،

اور یہ دونوں قسمیں معنی سے تعلق رکھتی ہیں، اس لئے ان کو اضافت معنویہ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کو اضافت حقيقية بھی کہتے ہیں۔



www.lughatulquran.com © copy rights reserved Anjum gillani